مگر قربان جایئے محدثین اور نقاد احادیث پر جنہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں برت کر فرامین نبویہ کو قیامت تک کے لیے محفوظ کر لیا۔ ایسا اہتمام کسی اور نبی کے بارے میں نہیں ہوا جس کا خود انہی پیغمبروں کے ماننے والوں کو بھی اعتراف ہے۔

امام حسن عسکری روایت کرتے ہیں (لما بعث الله عزوجل موسیٰ بن عمران واصطفاه نجيا ، وفلق له البحر.....) ''جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران نبی کو مبعوث فرمایا، اسے ہم کلامی کے لئے منتخب کیا، سمندر میں راستہ پیدا کیا، بنی اسرائیل کو نجات دلائی اور توریت کی الواح (تختیاں) عنایت فرمائیں تو انہوں نے پروردگار عالم کے ہاں اپنا بلند مقام دیکھ لیا۔ جناب موسیٰ نبی نے کہا: (یارب، فإن کا ن آل محمد کذلک ، فهل في اصحاب الانبياء اكرم عندک من صحابتي) ''اے پروردگار! اگر آل محمد اس طرح (محترم و معظم) ہیں تو کیا انبیائے کرام کے اصحاب میں میرے اصحاب سے زیادہ مکرم لوگ بھی ہونگے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (یا موسیٰ أما علمت أن فضل صحابة محمد علیٰ جميع صحابة المرسلين كفضل آل محمد علیٰ جميع آل النبيين وكفضل محمد علیٰ جميع النبيين) ''آپ کو نہیں معلوم کہ محمد ﷺ کے اصحاب کا مقام و مرتبہ تمام انبیاء کے اصحاب پر تمام پیغمبروں کے آل پر آل محمد کے مقام و مرتبے کی طرح ہیں اور تمام انبیاء پر محمد ﷺ کے مقام و مرتبہ کی مانند ہیں۔'' تو جناب موسیٰ نے پھر کہا: (یارب لیتني أراهم) ''پروردگار کاش کہ میں ان کو دیکھ سکتا'' تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: (یاموسیٰ إنک لن تراهم فليس هذا أوان ظهورهم ولكن سوف تراهم في الجنات . جنات عدن والفردوس . بحضرة محمد في نعيمها يتقلبون وفي خيراتها يتبحبحون) ''اے موسیٰ تو ہرگز ان کو دیکھ نہیں سکتا، کیونکہ یہ ان کے ظہور کا وقت نہیں، ہاں عنقریب تو محمد ﷺ کے ہمراہ بہشت عدن اور فردوس میں ان کا دیدار کر سکے گا۔ وہ لوگ بہشت کے ناز و نعم میں لوٹ پوٹ اور اس کے خیرات و برکات میں آسودہ و فراخ زندگی گزاریں گے۔'' (ماقاله الثقلان ص: ۳۱، والثناء المتبادل بين الآل والاصحاب ص: ۴۸، كلاهما عن تفسير الامام العسكري ص: ۳۱ ، بحار الانوار ۱۳ / ۳۴۰ ، تأويل الآيات ص: ۲۱۱)

امام موصوف اپنی تفسیر میں صحابہ ؓ اور اہل بیت سے بغض رکھنے والوں کی سزائیں بیان کرتے ہیں (ان رجلا ممن يبغض آل محمد وأصحابه الخيرين أو واحدا منهم يعذبه الله عذابالوقسم على مثل خلق الله لأهلكهم أجمعين '' جو بد بخت آل محمد اور آپ کے چیدہ اصحاب کرام میں سے کسی ایک سے بھی بغض و عداوت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا عذاب دے گا کہ اگر ساری مخلوق پر بھی تقسیم کر دیا جائے تو سب کو تباہ و برباد کر دے۔'' (تفسیر عسکری ۱۹۶)

زرعی مشورے

بال دار سنڈیاں (Caterpillars)

ماسٹر عبداللہ عبدالسلام

علاقہ بلتستان میں اپریل سے اواخر جون تک درجہ حرارت 25 ڈگری سینٹی گریڈ تک ہوتا ہے' اس موسمی کیفیت میں بال دار سنڈیاں درختوں پر خوب پھلتی پھولتی ہیں اور درختوں کے پتوں کا صفایا کرتی ہیں جس سے خوراک بننے کا عمل جو ''ضیائی تالیف'' کہلاتا ہے تقریباً بریک ہوجاتا ہے اور رہی پیداوار' تو ایک طرف درخت کے سوکھنے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے دوسری طرف ان کے چھونے پر جسم پر شدید خارش پیدا ہوجاتی ہے جو اس کیڑے کے زہر کا اثر ہے۔

بال دار سنڈیاں دراصل تتلیوں کے انڈے ہیں جو ستمبر اکتوبر کے مہینوں میں درختوں کی ڈالیوں پر بصورت جالا ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں اور موسم سرما میں ان کے جالے لٹکتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں جو نہایت مضبوطی سے شاخ سے پیوست ہوتے ہیں' موسم کے گرم ہونے کے ساتھ ساتھ ان انڈوں سے ننھے کیڑے خود بخود نکل آتے ہیں ان کو سینے کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ یہ انڈے سخت سردی میں خراب ہوتے ہیں۔ یہ حقیر کیڑے اپنی پیدائش کے بعد فوراً پتوں پر حملہ آور ہوجاتے ہیں اور اپنے قد وکاٹھ میں اضافہ کر کے تقریباً ایک انچ لمبے ہوجاتے ہیں پھر یہ پیوپا کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جہاں سے یہ پروانہ یا تتلی بن کر اڑ جاتی ہیں جن کے بارے میں شاعروں نے بہت شعر کہے ہیں مثلاً ''پھولوں کی شہزادی گھوم رہی ہے ڈالی ڈالی'' وغیرہ۔ پھر یہ انڈے دیتی ہے اور اس کی افزائش نسل کا یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

ان کیڑوں کے حملوں سے سے پھلدار درختوں کو بچانے کے لیے لوگ روایتی طریقہ یعنی بذریعہ گُترن یعنی ایک خاص آہنی اوزار کو ایک لمبے ڈنڈے سے لگا کر جالوں کو اتار کر تلف کر دیتے ہیں، جبکہ غیر پھلدار درختوں مثلاً بید سفیدہ وغیرہ پر توجہ نہیں دیجاتی۔ پھر یہ کیڑے وہاں سے دوبارہ پھلدار درختوں پر حملہ آور ہوجاتے ہیں اور بذریعہ ہوا گھروں تک میں پہنچ کر شدید خارش اور پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔

ماہرین نے ایسے کیڑوں کے تدارک کے لیے زہریلے مادوں کا سپرے وغیرہ جیسے طریقے متعارف کرائے لیکن ان سے کما حقہ فائدہ نہیں ہوا۔ اب زرعی ماہرین قدرتی طریقہ تدارک یعنی بذریعہ گُترن ان کو ختم کرنے کے حق میں دلائل دیتے نظر آتے ہیں کیونکہ زہریلے مادوں کے سپرے کی وجہ سے پورا ماحول متاثر ہوجاتا ہے۔